خدا کا رسول اور اس کے خلفاء جو بھی فیصلہ کریں انہیں بشاشت قلبی کے ساتھ قبول کرو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶؍اگست ۱۹۶۸ء بمقام احمدیہ ہال۔ کراچی)

☆ بدنیتی اور رِیاء کے بغیر خلوص نیت کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر کام کرو۔

☆ دنیا بے شک تمہیں مٹانے کی کوشش کرتی رہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت تمہیں اور صرف تمہیں ملے گی۔

☆ خدا تعالیٰ کی رحمت کا وارث بننا چاہتے ہو تو معروف فیصلہ جو خلفاء یا امراء کرتے ہیں بشاشت قلبی کے ساتھ قبول کرو۔

☆ خدا تعالیٰ کی صفت شفا کو جوش میں لانے کیلئے قربانی، ایثار، صدقہ خیرات اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔

☆ خدا تعالیٰ کی رضا کی نگاہ ہم پر پڑتی رہے اور کبھی غضب کی نگاہ ہم پر نہ پڑے۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

قُلْ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَبِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَبِكُمْ رَحْمَةً۔ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَانَصِيْرًا٥ (الاحزاب:۱۸)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب:۵۷)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَامُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔ (الاحزاب:۳۷)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری طبیعت پہلے سے اچھی ہے اور خون میں شکر اور قارورہ میں جو شکر تھی وہ بھی کافی کم ہو چکی ہے اور جو ڈاکٹر میرے معالج ہیں ان کی رائے یہ ہے کہ ابھی دوائی نہ کھائی جائے یہ سب کچھ بغیر دوا کے کھانے کے ہو رہا ہے اور کچھ دنوں تک دیکھنا چاہئے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور گردوں اور دوسرے اعضا کا جو کام ہے وہ معمول پر آ جائے گا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

پچھلے جمعہ میں نے سورۂ احزاب کی ۱۸ ویں آیت کے متعلق بتایا تھا کہ اس میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کسی فرد یا جماعت کے متعلق رحمت سے محرومی کا فیصلہ ہو تو اس رحمت سے محرومی سے کوئی دوسری ایجنسی کوئی دوسری طاقت اس شخص یا اس جماعت کو بچا نہیں سکتی اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کے متعلق یہ فیصلہ کرے کہ وہ اپنی رحمت سے اسے نوازے گا تو خدا کی اس رحمت سے کوئی طاقت ایسے شخص کو محروم نہیں کر سکتی۔ رحمت کا وارث بننا بھی اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رحمت پر ہی منحصر ہے اور رحمت سے محرومی بھی ان وجوہات کی بنا پر ہوتی ہے جن کا ذکر قرآن عظیم نے کیا ہے اور جن بد راہوں پر چل کر انسان خود کو خدا کے غضب کا وارث بنا لیتا ہے اور اس کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

پہلے حصے کے متعلق میں ربوہ میں مختصراً چند باتیں بیان کر چکا ہوں جو دوسرا حصہ ہے یعنی رحمت کا وارث بننے کے متعلق اس سلسلہ میں میں نے ایک بات پچھلے خطبہ میں بیان کی تھی جس کا ذکر سورۃ احزاب میں ہی ہے۔

ایک اور عمل صالح جو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا وارث بنا دیتا ہے جس کے متعلق خدا کا وعدہ ہے کہ اگر خلوص نیت کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر بدنیتی اور ریاء کے بغیر یہ کام کرو گے تو میں اپنی رحمت سے تمہیں نوازوں گا وہ سورۃ احزاب کی آیت ۵۷ میں بیان ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (احزاب:۵۷) اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ خدا تعالیٰ کے ایک عظیم بندے تھے ایک نہایت ارفع مقام پر پہنچنے والے عبد تھے، عبد تو تھے لیکن دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت جب جوش میں آئی تو اس جوش نے یہ تقاضا کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ جیسا ایک وجود پیدا کرے اور دنیا کی اصلاح اور دنیا پر رحمتوں کے دروازے کھولنے کے سامان پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی اکرم محمد رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارشوں کا ایک سلسلہ نازل ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس کام پر لگایا ہے کہ وہ آپ کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لئے دعائیں کرتے رہیں جو مقاصد عالیہ لے کر آنحضرت ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے پس اے انسان! اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بنے اور اگر تو چاہتا ہے کہ خدا کے فرشتے تیرے لئے بھی دعاؤں میں مشغول ہو جائیں تو اپنی زندگی کو محمد رسول اللہ ﷺ کے مقاصد عالیہ کے ساتھ ہم آہنگ کر دے اور ایک جیسا بنا دے پھر خدا کی رحمتوں کا بھی تو وارث ہو جائے گا اور فرشتے جو ان مقاصد عالیہ کے حصول کے لئے ان کے پورا ہونے کے لئے دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں ان کی دعاؤں کا بھی تو وارث بن جائے گا کیونکہ تیری اپنی زندگی، تیری اپنی کوششیں اور تیری اپنی فکر بھی آنحضرت ﷺ کے مقاصد کو کامیاب بنانے میں لگی ہوئی ہوگی اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وارث بنو گے اگر ایسا کرو گے تو دنیا بے شک تمہاری مخالفت کرتی رہے دنیا بے شک تمہیں مٹانے کی کوشش کرتی رہے دنیا بے شک تمہیں ہر قسم کا دکھ اور عذاب پہنچانے میں لگی رہے تم اس بات کا یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ کی رحمت تمہیں اور صرف تمہیں ملے گی۔

ایک تیسرا طریق اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا سورۃ احزاب کی آیت ۳۷ میں اللہ تعالیٰ نے یہ

بیان فرمایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اس دنیا میں بنی نوع انسان کے متعلق روحانی اور اخلاقی فیصلہ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے جو کام آپ کے سپرد کئے گئے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ آپ انسانوں کے درمیان فیصلہ کریں اور جو خدا تعالیٰ کی رحمت کے وارث بننا چاہتے ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت ﷺ کا جو فیصلہ ہو اس کو بشاشت قلبی کے ساتھ قبول کریں اور اس پر عمل کریں اسی طرح جو فیصلے (یہ بات ''قَضَی اللّٰهُ'' میں آجاتی ہے) نبی کریم ﷺ کے خلفاء کرتے ہوں ان کو قلبی بشاشت کے ساتھ قبول کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا وارث بناتا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رحمت کے دروازے کھلیں تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس گروہ میں خود کو شامل کرو جن کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہو کہ

''وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ'' (الاحزاب: ۳۷) عمل پیرا ہیں اگر تم ایسا نہیں کرو گے بلکہ انکار اور عصیان کی راہوں کو اختیار کرو گے تو اس کے نتیجہ میں ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا بہت بڑی گمراہی میں پڑ جاؤ گے جس کے معنی یہ ہیں کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے لئے روشن ہدایت اور رحمت کے دروازے کھلیں گے کیونکہ قرآن کریم کا یہ عام محاورہ ہے کہ بعض جگہ جہاں منفی اور مثبت مضمون بالمقابل ایک دوسرے کے بیان ہوں تو ایک کا ذکر کر دیا جاتا ہے اور دوسرا اس سے واضح ہوتا ہے۔ یہاں بھی یہی بات واضح ہے کیونکہ اس آیت کی رو سے عصیان کا نتیجہ ضلالت ہے تو جو عصیان نہیں کرتا بلکہ اطاعت کرتا ہے جو بشاشت قلبی کے ساتھ خدا اور اس کے رسول ﷺ اور آپ کے نائبین خلفاء یا جو دوسرے امراء ہیں ان کی باتوں کو مانتا ہے ضلالت کے مقابلہ میں جو چیز ہے وہ اسے ملتی ہے ضلالت کے مقابلہ میں ہدایت ہے اور ہدایت کے نتیجہ میں رحمت نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ اگر تم میری رحمت کا وارث بننا چاہتے ہو تو وہ معروف فیصلہ جو خدا کے احکام کی روشنی میں اس کا رسول ﷺ کرتا ہے یا اس کے خلفاء یا امراء کرتے ہیں انہیں بشاشت قلبی کے ساتھ قبول کرو عقل کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ اس کے بغیر کوئی اتحاد اور یک جہتی قائم نہیں رہ سکتی پھر تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ جو فیصلہ مجھے پسند آیا اسے میں قبول کر لیتا ہوں اور جو فیصلہ میرے نفس کی خواہش کے خلاف ہے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہوں اگر مومنوں کی یہی ذہنیت ہو تو پھر مومنوں کی جماعت نہیں بن سکتی (بلکہ مومن بھی نہیں رہ سکتے) کیونکہ جماعت کے مفہوم میں یہ بات ہے

کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس قسم کا شدید لگاؤ اور اتنا گہرا اور شدید تعلق ہو کہ آپ سے ذرّہ بھر دوری بھی ناقابل برداشت ہو جائے اس روح کے لئے جس کا تعلق اس قسم کا آپ سے ہے اور اگر واقعہ میں اس قسم کا تعلق ہو تو پھر بشاشت اس میں پیدا ہوگی اور انسان کا نفس یہ کہے گا انسان کی عقل اور روح یہ کہے گی کہ اے میرے نفس میں تیرے دھوکہ میں نہیں آ سکتا کیونکہ جس کا فیصلہ میرے متعلق اس رنگ میں ہوا ہے وہ اے میرے نفس تجھ سے زیادہ مجھے پیارا ہے اور میرے نزدیک تجھ سے زیادہ سمجھدار ہے اور میرے نزدیک خدا تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہے، وہ اپنے نفس کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ اے نفس! تیرے مقابلہ میں وہ پاک وجود خدا کی رحمتوں کا زیادہ وارث ہے اور میں جانتا ہوں کہ میں اپنے نفس کی ہر خواہش کو ٹھکرا کے بھی اس کے قرب کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا جب یہ ذہنیت پیدا ہو جائے جب اس قسم کی بشاشت اس میں پیدا ہو جائے تو پھر انسان خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بن جاتا ہے۔ اس میں یہ مضمون بھی پایا جاتا ہے کہ تمام بدرسوم اور بدعات سے اجتناب کیا جائے لیکن اس مفہوم کو میں دوسری آیت کے ساتھ ملا کر کیونکہ اس کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے بیان کروں گا۔ آج مختصر سا خطبہ اس لئے دینا چاہتا ہوں کہ ابھی تین بجے کے قریب ڈاکٹر نے آ کر ٹیسٹ کے لئے میرا خون لینا ہے وہ ابھی چیک کر رہے ہیں اور ٹیسٹ لے رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے دوائی کے بغیر پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے شافی مطلق تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کی صفت شفا کو جوش میں لانے کے لئے قربانی اور ایثار اور صدقہ خیرات اور دعاؤں کی ضرورت ہے جس حد تک اللہ تعالیٰ ان چیزوں کی مجھے توفیق اور سمجھ دیتا ہے میں اپنے طور پر لگا ہوا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ دوست بھی دعاؤں کے ساتھ میری مدد کریں گے اور خدا کے حضور جھک کر عاجزانہ درخواست کریں گے کہ اے ہمارے پیارے ربّ جو بے شمار صفات حسنہ کا مالک اور شافی بھی ہے ہم میں سے ایک شخص پر تو نے خلافت کی بہت سی ذمہ داریاں عائد کر دی ہیں ان کو نبھانے کے لئے اچھی صحت کی بھی ضرورت ہے جہاں اور بہت سی چیزوں کی ضرورت ہے تو ہمارے اس بھائی کو اچھی صحت دے تا کہ وہ صحیح طور پر ذمہ داریاں نبھا سکے۔ یہ دنیا اور اس کی زندگی میں دراصل کوئی مزہ نہیں ہے۔ یہ فکر رہتا ہے کہ جب تک انسان زندہ رہے ایسے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو نبھائے کہ وہ خوش رہے اور ناراض کبھی نہ ہو۔ آپ اپنے لئے بھی دعا کیا کریں ایک دعا جو میں کثرت سے کرتا ہوں وہ یہی ہے کہ اے خدا ہمیشہ رضا کی نگاہ ہم پر پڑتی رہے اور

کبھی غضب کی نگاہ ہم پر نہ پڑے کیونکہ انسان ہے کیا چیز ایک لحظہ غضب اور قہر کی نگاہ کو برداشت نہیں کر سکتا بعض دفعہ خدا کے غضب اور اس کے قہر کی نگاہ اس دنیا میں پڑتی ہے جیسے بجلی بعض دفعہ گرتی ہے اور اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے اور ظاہر ٹھیک رہتا ہے بعض انسانوں پر بھی خدا کے قہر اور غضب کی نگاہ پڑتی ہے وہ اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں بظاہر چلتے پھرتے اور بعض لوگوں کے نزدیک شاید دیندار بھی ہوں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دراصل یہ موقع دینا چاہتا ہے کہ اگر توبہ اور استغفار کرو اور اگر میرے بتلائے ہوئے راہوں پر چلو اور میری طرف واپس لوٹنے کی کوشش کرو تو جس طرح میں تمہیں جلا سکتا ہوں اسی طرح جلا بھی سکتا ہوں اپنی قدرت کے ساتھ زندہ بھی کر سکتا ہوں لیکن بعض دفعہ وہ بالکل ہلاک کر دیتی ہے اور دوسری زندگی میں بھی جہنم اس کو نصیب ہوتی ہے تو یہ معمولی چیز نہیں خدا کا ناراض ہو جانا ہماری زندگی میں سب سے بڑی بدقسمتی اور محرومی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے تھوڑے کو بھی بعض دفعہ قبول کر لیتا ہے اور پیار کی نگاہ ڈالنے لگ جاتا ہے اس لئے کسی قسم کا فخر درست نہیں نبی اکرم ﷺ نے خدا تعالیٰ کی دین اور عطا کے متعلق بعض باتیں بیان فرمائیں اور ہر ایک کے بعد یہ فرمایا کہ لَا فَخْرَ تو جب آنحضرت ﷺ جیسا پاک وجود جن کے نہ صرف یہ کہ گناہ معاف ہوئے یعنی جو بشری کمزوریاں تھیں وہ ڈھانک دی گئیں استغفار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ جن کو ہم بشری کمزوریاں کہتے ہیں ان کے اظہار کا امکان بھی باقی نہیں رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ بھی کیا کہ جو تیرے متعلق دوسروں نے گناہ کئے ہیں ایک وقت میں ہم ان کی معافی کا سامان بھی پیدا کر دیں گے جیسا کہ مکہ والوں نے کتنا دکھ آپؐ کو پہنچایا تھا کتنے گناہ نبی کریم ﷺ کے خلاف انہوں نے کئے ہوئے تھے اسی وعدہ کے مطابق لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمْ کا ایک حسین اور بڑا فرحت بخشنے والا پیغام انہوں نے سنا۔ آپ بھی لَا فَخْرَ ہی کا نعرہ لگاتے رہے ہمارا کلمہ ہے اس میں عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں عبد کو پہلے رکھا گیا اس واسطے کہ ہم میں سے کوئی جن کی آپ کے مقابلہ میں حیثیت ہی کوئی نہیں یہ نہ سمجھنے لگ جائے کہ میری کوئی اندرونی خوبی ایسی ہے کہ مجھے لَا فَخْرَ کہنے کی ضرورت نہیں مجھے عبودیت کا جامہ پہنے رکھنے کی ضرورت نہیں میں سینہ تان کر فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے اندر یہ خوبیاں ہیں میرے اندر یہ خوبیاں ہیں۔ جس طرح قرآن مجید میں بعض لوگوں کے متعلق آیا ہے کہ جب دنیوی انعام ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہمارے اندر اپنے نفس کی ایسی خوبیاں ہیں کہ ہمارا ربّ بھی مجبور ہو گیا ہے کہ ہماری عزت اور احترام

کرے یہ ایک احمقانہ خیال ہے لیکن اس دنیا میں ایسے احمق بھی پائے جاتے ہیں اس حماقت سے بچتے رہنا چاہئے اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا چاہئے اور خدا سے علاوہ تدبیر اور اعمال صالحہ کی کوششوں کے یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اے خدا! غضب کی نگاہ سے ہمیں بچائے رکھ کیونکہ ہم اس کی تاب نہیں لا سکتے اور محبت اور پیار اور رضا کی نگاہ ہم پر پڑتی رہے کیونکہ اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ کیا زندگی ہے اگر خدا کے پیار کی نگاہ نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہر دو راستوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے جن کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شدید حقیقی اور بشاشت کا تعلق اور جس غرض کے لئے آپ مبعوث ہوئے ہیں اس غرض کو کامیاب بنانے کے لئے ہماری زندگیاں گزریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فرشتوں کی دعاؤں کے ہم وارث ہوں اور جو فیصلے اور احکام نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ہمیں پہنچے ہیں بشاشت سے ان کو قبول کریں اور ان پر عمل کریں اور اپنے لئے کوئی اختیار باقی نہ سمجھیں یہ نہ کہیں کہ قوم میں یا خاندان میں یا برادری میں یا دوستوں میں ناک کٹ جائے گی ناک اس کی کٹتی ہے جس کو خدا کی چھری کاٹتی ہے اس کی ناک نہیں کٹتی جو خدا تعالیٰ کی اطاعت میں دن گزار رہا ہو اور دنیا کی انگلی اس کی طرف اٹھے یا اس کے دوست یا رشتہ دار یا قوم یا خاندان طعن کی زبان اس کے خلاف استعمال کریں یہ بیہودہ خیال ہے لیکن بہرحال میں بدعات اور رسوم کے متعلق ایک دوسری آیت کے سلسلہ میں کچھ بیان کروں گا اب تو اس دعا پر ہی ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل اور توفیق سے عاجزانہ راہوں پر چلتے رہنے کی توفیق بخشے اور ایسے سامان پیدا کرے محض اپنے فضل سے کہ ان راہوں سے ہم نہ بھٹکیں جن راہوں پر ہم چل کر اس کی رحمت کے وارث بن سکتے ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳۰ر نومبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۲ تا ۴)

☆......☆......☆